مقبول دعائیں

عروہ رضی اللہ عنہ سرکار دوعالم ﷺ کے پھوپھی زاد بھائی اور عشرہ مبشرہ کے صحابی سیدنا زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کے فرزند ارجمند تھے۔ زاہد و پاکباز اور عابد مرتاض۔ ان کی نگاہ میں دولت دنیائے دوں اور چند روزہ تنعم و عیش کی کوئی قدر و قیمت نہیں تھی۔ انہوں نے اللہ تعالی سے دولت دنیا کے لئے کبھی دعا نہ مانگی تھی۔ ایک مرتبہ سیدنا معاویہ بن ابی سفیان کے عہد خلافت میں عروہ اور ان کے بھائی عبداللہ، مصعب بن زبیر اور عبدالملک بن مُروان رضی اللہ عنہ چاروں مسجد حرام میں بیٹھے ہوئے تھے۔ کسی نے تجویز پیش کی کہ ہم لوگ اللہ تعالی کے گھر میں بیٹھے ہوئے ہیں جہاں دعاؤں کو شرف قبولیت عطاء ہوتا ہے اور آرزؤں اور تمناؤں کو حقیقت کا جامہ پہنایا جاتا ہے۔ لہذا اپنی آرزئیں اپنے اللہ کے سامنے پیش کریں۔ سب حضرات نے اسے پسند کیا۔

سب سے پہلے عبداللہ بن زبیر نے کہا:

میری آرزو یہ ہے کہ میں حرم کا بادشاہ ہوجاؤں اور مجھے تخت خلافت مل جائے۔"

ان کے بھائی مصعب نے کہا:

میری تمنا ہے کہ قریش کی دو حسین عورتیں عائشہ بنت طلحہ اور سکینہ بنت حسین رضی اللہ عنہا میرے نکاح میں آجائیں۔

عبدالملک بن مروان نے کہا:

میری تمنا یہ ہے کہ میں کل روئے زمین کا بادشاہ بن جاؤں اور امیرالمؤمنین سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا جانشین بنوں

سب سے آخر میں عروہ بن زبیر نے کہا:

مجھے تمہاری ان خواہشات میں سے کچھ نہیں چاہیئے۔ میں صرف دنیا میں زہد اور علم اور آخرت میں کامیابی چاہتا ہوں۔

اللہ تعالی نے ان چاروں کی دعا قبول فرمائی۔ چنانچہ عبداللہ سات برس تک مکہ مکرمہ کے خلیفہ رہے۔ مصعب کے عقد میں دونوں خواتین آئیں۔ عبدالملک سندھ سے لے کر اسپین تک کا فرمانروا ہوا اور سیدنا معاویہ کی قائم کردہ سلطنت کا وارث بنا۔ اور عروہ کو مقربینِ بارگاہِ الٰہی کا مرتبہ ملا اور علم و زہد ان کا امتیازی نشان ہوا۔